سوال

ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا غار ثور میں رات بسر کرنا

جواب

الحمد للہ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ کا غار میں رات گزارنے کا ذکر قرآن مجید اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود ہے جسے ذیل میں آپ کے لیے ذکر کیا جاتا ہے :

اول : کتاب اللہ :

کتاب اللہ میں اس قصہ کو بیان کرتے ہوئے اللہ تعالی نے فرمایا ہے :

تم ان (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدد نہ کرو تو اللہ نے ہی ان کی مدد کی اس وقت جبکہ انہیں کافروں نے نکال دیا تھا ، دو میں سے دوسرا جبکہ وہ دونوں غار میں تھے جب یہ اپنے ساتھی سے کہہ رہے تھے کہ غم نہ کرو اللہ تعالی ہمارے ساتھ ہے ، تو اللہ تعالی نے اپنی طرف سے اس پر تسکین نازل فرما کر ان لشکروں ۔

تو یہ آیت اس پر واضح نص ہے کہ مشرکوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی پلاننگ کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے غار میں رات بسر کی تھی ۔

دوم : حدیث نبوی

غار میں رات بسر کرنے کا جو قصہ صحیح احادیث میں وارد ہے وہ کچھ اس طرح ہے :

یہ1 ۔

بر(3905)-

2-ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے غار میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اگر کسی نے اپنے قدموں کے نیچے دیکھ لیا تو وہ ہمیں دیکھ لے گا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : اے ابو بکر (رضی اللہ تعالی عنہ) تیرا ان دونوں کے متعلق کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالی ہے ۔ صحیح

مکڑی کے جالے والا قصہ امام احمد رحمہ اللہ تعالی نے روایت کیا ہے :

ابن عباس رضی اللہ تعالی اللہ تعالی کے اس فرمان (اور جب آپ کے بارہ میں کافر لوگ یہ پلاننگ کر رہے تھے آپ کو قید کر دیں) کے بارہ میں کہتے ہیں کہ : ایک رات قریش نے مکہ میں مشورہ کے لیے اکٹھے ہوئے تو کچھ نے یہ کہا کہ جب صبح ہو تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو زنجیروں سے باندھ دو ، اور کچھ کہنے لگے بلکہ

تو اللہ تعالی نے اس کی اطلاع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دی تو علی رضی اللہ تعالی عنہ نے وہ رات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بستر پر بسر کی اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکل کر غار میں چلے گئے ، اور مشرک رات بھر علی رضی اللہ تعالی عنہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ کر پہرہ دیتے رہے ، جب صبح ہوئی تو ان کی طرف

بر(3241)-

یہ(220/3)-

ت(3251) میں یہ کہا ہے کہ اس کی سند میں نظر ہے اس کی سند کو ضعیف کہا ہے اور محققین نے (3551)-

یہ(228/3)-

م(339/3)ھ

یر(108-106/24) میں اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالی عنہما سے ایک لمبی حدیث بیان کی ہے جس میں ہے کہ :

تو ابو بکر رضی اللہ تعالی عنہ نے اس آدمی کے بارہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جو غار کے منہ کی طرف دیکھ رہا تھا کہ وہ ہمیں دیکھ رہا ہے ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ہر گز نہیں بلاشبہ فرشتوں نے ہمیں اپنے پروں سے چھپا رکھا ہے ۔ ۔ ۔ الحدیث ۔

ں(323-318/32)-

اور اسے ابن معین ، ابو حاتم ، اور امام نسائی رحمہم اللہ تعالی نے ضعیف اور ابو زرعہ رازی نے واھی قرار دیا ہے ، اور ابو داود سجستانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں کہ ہم نے اس کی مسند میں ایسی احادیث دیکھیں جن کا ہم نے انکار کیا تو ہم نے اس سے اصولی طور پر مطالبہ کیا تو ہم نے دفاع کیا پھر اس نے دوبارہ بیان

اور ابن عدی کا قول ہے کہ اس اور اس کی روایت میں کوئی حرج نہیں ، لاباس بہ ، اور وہ کثیر الحدیث ہے ، اور کثیر الغرائب بھی ہے ۔

امام ذھبی رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ :

یہ علماء حدیث میں سے تھا لیکن اس کی منکر اور غریب احادیث ہیں ۔

اور ابن حبان رحمہ اللہ تعالی نے اسے ثقہ کہا اور حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالی نے صدوق لہ اوھام ، یہ صدوق اور اس کے واھمے ہیں ۔

ۃ(263/3)

تو اس یعقوب کے بارہ میں مقرر یہ ہوا کہ اس کی احادیث حسن ہوتی ہیں اگر تو سند میں کوئی اور علت نہ ہو تو وہ حدیث حسن ہے ۔

پھر ان کا قول ہے کہ :

طبرانی کا شیخ اور استاد احمد بن عمرو الخلال المکی کا ترجمہ تو مجھے نہیں مل سکا، اور معجم الاوسط میں تقریبا سولہ احادیث بیان کی گئ ہیں جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ ان کے مشھور شیوخ میں سے ہے تو اگر معروف ہو یا متابعت بیان کی جائے تو حدیث حسن ہے - اھ

ﷲ تعالی اعلم.